باکس 3.2: بینکاری کے شعبے کو اسلامی طریقے میں ڈھالنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی۔ اہم مسائل اور مواقع

تعارف

معزز وفاقی شریعت کورٹ نے اپنے 28 اپریل 2022ء کو سود[89] پر دیے گئے فیصلے میں اعلان کیا ہے کہ تمام صورتوں اور طریقوں میں سود کی ممانعت ہے، اور وفاقی حکومت کو ہدایات جاری کیں کہ وہ پاکستان کو 2027ء کے آخر تک سود سے پاک معیشت پر منتقل کرے۔ اس فیصلے میں مختلف قوانین کی تمام متعلقہ شقوں سے لفظ "سود" کو حذف کرنے اور تمام قوانین میں اس فیصلے کی روشنی میں ترامیم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔[90]

الف۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری- تاریخی تناظر اور موجودہ صورت حال

معیشت سے سود کے خاتمے کی کوششوں کا آغاز 1970 کی دہائی کے آخر میں ہوا، اور 1980ء کی دہائی میں متعدد قابل ذکر اور عملی اقدامات کیے گئے جن میں اسٹیٹ بینک نے اہم کردار ادا کیا۔

تاہم، بینکوں کی جانب سے 'مارک اپ' پر مبنی قرضوں کے طریقہ کو وفاقی شریعت کورٹ نے نومبر 1991ء میں غیر اسلامی قرار دے دیا تھا؛ اور سپریم کورٹ کے ایپلیٹ بینچ نے دسمبر 1999ء کو دیے گئے اپنے فیصلے میں ہدایات جاری کی تھیں کہ سود سے متعلق قوانین 30 جون 2001ء تک ختم ہو جائیں گے، اور بعد ازاں اس تاریخ میں 30 جون 2002ء تک توسیع کر دی گئی۔ تاہم ایک بینک کی جانب سے دائر کردہ نظر ثانی کی اپیل میں سپریم کورٹ کے شریعت بینچ نے سود پر سابقہ فیصلوں کو جون 2002ء میں کالعدم قرار دے دیا اور اس کیس کو دوبارہ سماعت کے لیے وفاقی شرعی عدالت کو بھیج دیا گیا۔

ملک میں اسلامی بینکاری کی موجودہ صورت حال کو 2000ء کی دہائی کے اوائل میں اسلامی بینکاری کو مارکیٹ پر مبنی طرز فکر پر فروغ دینے کی حکومتی کوششوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مقصد اسلامی بینکاری کو ایک متوازی اور ہم آہنگ نظام کے طور پر ترقی دینا ہے، تاکہ اس کی منتقلی کو مؤثر انداز میں یقینی بنایا جاسکے (چارٹ 3.2.1)۔[91]

اس طرز فکر کے تحت اسلامی بینکاری میں گذشتہ برسوں کے دوران تیز رفتار نمو ہوئی ہے اور مارکیٹ میں اس کا حصہ بیس فیصد تک پہنچ چکا ہے، جس سے عوام کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور بینکاری کے پیشہ ور ماہرین اور مارکیٹ انفراسٹرکچر کی صلاحیت کو ترقی دینے دونوں کی عکاسی ہوتی ہے، تاکہ بینکاری کے عقیدے پر مبنی طریقے کی پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک اسلامی بینکاری کی صنعت کی ترقی اور اسے فروغ دینے کی خاطر سازگار ماحول کی تخلیق کے لیے ضوابطی اور نگرانی فریم ورک اور صنعت کی صلاحیت سازی کی تشکیل سمیت قائدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔

چارٹ 3.2.1: پاکستان میں اسلامی بینکاری کا پس منظر

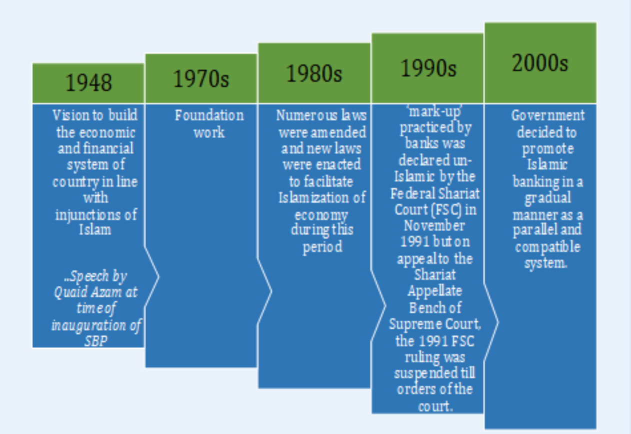

Source: SBP

پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے اور مسلم آبادی کے لحاظ سے یہ دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ ملک کی آبادی کا تخمینہ تقریباً 232 ملین افراد لگایا گیا ہے، جن میں سے 96.5 فیصد مسلمان ہیں، جس سے شریعت سے ہم آہنگ بینکاری خدمات کی ضروریات کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اسلامی بینکاری کی موجودہ صورت حال

آخر دسمبر 2022ء تک اسلامی بینکاری کا نیٹ ورک 5 مکمل اسلامی بینکوں اور اسلامی بینکاری کی وقف برانچیں رکھنے والے 17 روایتی بینکوں سمیت 22 اسلامی بینکاری اداروں پر مشتمل ہے۔[92] اسلامی بینکاری کی صنعت کا برانچ نیٹ ورک آخر دسمبر 2022ء تک 4,000 برانچوں کی سطح کو عبور کر کے 4,396 (ملک بھر کے 129 اضلاع میں پھیلا ہوا) تک پہنچ گیا جبکہ دسمبر 2021ء میں یہ 3,956 برانچوں پر مشتمل تھا۔

[89] شریعت پٹیشن نمبر 30 ایل، 1991ء اور ربا/ سود سے متعلق تمام دیگر 81 امور۔

[90] اس فیصلے کی 166 دفعات ہیں؛ پہلی 151 شقوں میں کیس کا پس منظر اور ربا/سود کے اصول کی نظریاتی بنیاد اور پاکستانی معیشت کے لیے اس کے مضمرات اور دیگر دفعات میں حکومت کو احکامات دیے گئے ہیں کہ وہ پانچ برسوں میں سود سے پاک معیشت کا نفاذ کرے۔

[91] پاکستان میں اسلامی بینکاری کی تاریخ۔

[92] یکم جنوری 2023ء سے فیصل بینک لمیٹڈ کی روایتی سے اسلامی بینکاری پر منتقلی کے ساتھ مکمل اسلامی بینکوں کی تعداد بڑھ کر چھ تک پہنچ چکی ہے۔

اپنے آغاز سے اب تک اسلامی بینکاری صنعت کے اثاثوں کی بنیاد اور ڈپازٹس میں متاثر کن شرح سے ترقی ہوئی ہے۔ مثلاً اسلامی بینکاری کی صنعت کے اثاثوں کی بنیاد میں 2010ء سے سالانہ شرح نمو 25.9 فیصد رہی ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں مجموعی بینکاری شعبے میں نمو کی شرح 14.1 فیصد رہی ہے۔ لہٰذا، اسلامی بینکاری کو ملک کے بینکاری کے شعبے کے اہم جز کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور آخر دسمبر 2022ء تک مجموعی بینکاری شعبے کے اثاثوں میں اس کا مارکیٹ شیئر 20.2 فیصد اور ڈپازٹس میں 22.0 فیصد ہو چکا ہے (**چارٹ 3.2.2**)۔

اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی کوششیں---

اپنے آپریشنز کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے خواہش مند روایتی بینکوں کو سہولت دینے کی خاطر اسٹیٹ بینک وقتاً فوقتاً تفصیلی رہنمائی اور ضوابطی معیارات جاری کرتا رہا ہے۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک ادارہ جاتی یا لین دین کی سطح پر مؤثر انداز میں اسلامی بینک میں منتقلی کے لیے اشتراک اور ضروری سہولت کاری بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کی ایک نمایاں مثال فیصل بینک لمیٹڈ کو روایتی بینک سے مکمل طور پر اسلامی بینک میں تبدیل کرنا ہے۔[93] فیصل بینک کی اسلامی بینک پر منتقلی نہ صرف پاکستان کی بینکاری کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی ایسی ٹرانزیکشن ہے جس میں روایتی کاروبار کو شریعت سے ہم آہنگ طریقے میں ڈھالا گیا، بلکہ یہ عالمی سطح پر بھی ایک روایتی بینک کو اسلامی بینک میں ڈھالنے کا سب سے بڑا تجربہ ہے۔ ایسی مثالیں مارکیٹ کے دیگر فریقوں کو بھی اپنے کاروبار کو شرعی طریقے پر منتقل کرنے کے لیے رہنمائی اور ترغیب دونوں فراہم کر سکتی ہیں۔ یہاں یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ روایتی بینکاری برانچوں کی اسلامی بینکاری برانچوں پر منتقلی کی رفتار میں بھی تیزی آ رہی ہے؛ بینکوں نے گذشتہ پانچ برسوں (2018 تا 2022ء) کے دوران تقریباً 600 روایتی بینکوں کی برانچوں کو اسلامی طریقے پر منتقل کیا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسلامی بینکاری کو فروغ دینے اور اس کی ترقی کے لیے کیے گئے کچھ اہم اقدامات کو **چارٹ 3.2.3** میں دیا گیا ہے۔

کوششوں کے اعتراف میں اسلامی فنانس نیوز (آئی ایف این)، ریڈ منی گروپ ملائشیا کی جانب سے منعقدہ پول میں اسٹیٹ بینک کو چھ مرتبہ (2015ء، 2017ء، 2018ء، 2020ء، 2021ء اور 2022ء) اسلامی فنانس کو فروغ دینے والے بہترین مرکزی بینک کے لیے ووٹ دیا گیا۔ مزید برآں، گلوبل اسلامک فنانس ایوارڈز کی جانب سے بھی پاکستان کو "بہترین مرکزی بینک برائے سال 2020ء" قرار دیا جا چکا ہے۔

ب۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ میں چیلنجز

بینکاری سے سود کا خاتمہ کرنا ایک جامع کام ہے، جس کے لیے مختلف فریقوں کی جانب سے مربوط کوششوں کی ضرورت ہے اور اس میں متعدد مسائل اور اہداف شامل ہیں۔ ملک کے بینکاری اور معاشی نظام کی مکمل منتقلی پر پیش رفت کی صورت میں وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ نئے چیلنجوں کا سامنا ہو سکتا ہے، کچھ سرفہرست پالیسی مسائل پر خاص طور پر توجہ دینے اور ان کے لیے مربوط کوششوں کی ضرورت ہو گی، جنھیں ذیل میں دیا گیا ہے:

چارٹ 3.2.3: اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

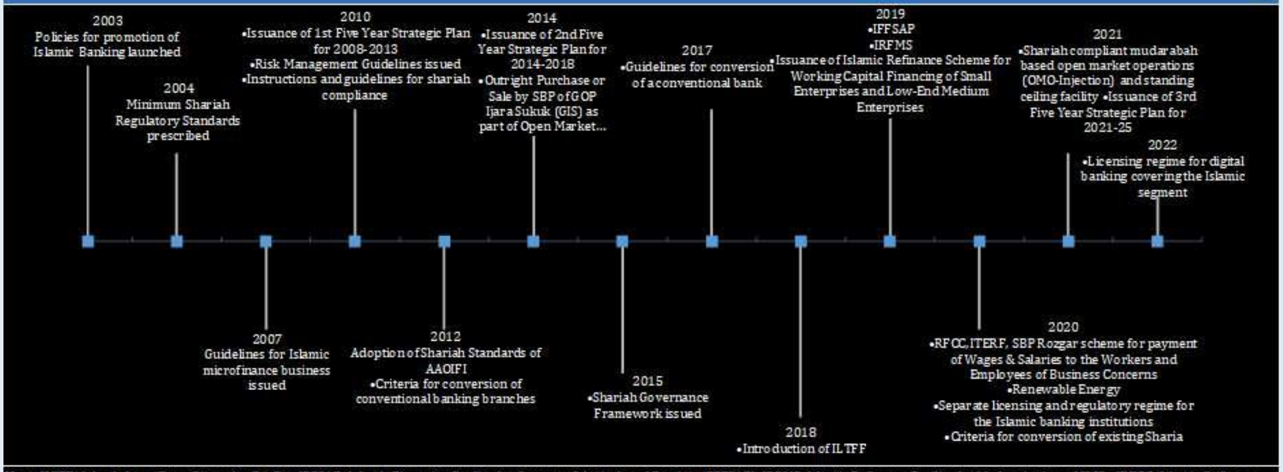

Note: ILTFF=Islamic Long Term Financing Facility, IFFSAP=Islamic Financing Facility for Storage of Agricultural Produce (IFFSAP), IRFMS=Islamic Refinance Facility for Modernization of SMEs, IRFCC=Islamic Refinance Facility for Combating COVID-19, ITERF=Islamic Temporary Economic Refinance Facility
Source: SBP

[93] فیصل بینک لمیٹڈ کو جنوری 2023ء میں ایک مکمل اسلامی بینک کے طور پر آپریٹ کرنے کا لائسنس دیا گیا ہے۔

چارٹ 3.2.2: اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں اور واجبات کے رجحانات

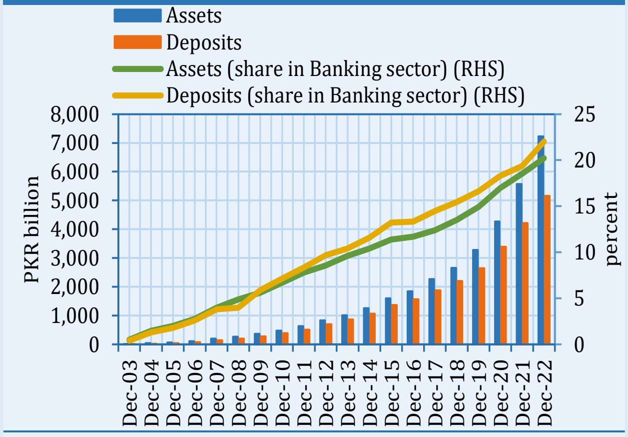

Source: SBP

- **زری پالیسی اور سرکاری پالیسی کے قیمتوں کے استحکام سے متعلق مقصد کا نفاذ**

قیمتوں کا استحکام پائیدار معاشی نمو کو یقینی بنانے کے لیے ہر ریاست کی سرکاری پالیسی کی اہم ترجیح ہوتا ہے۔ خصوصاً اسٹیٹ بینک کو قیمتوں کا استحکام یقینی بنانے کے لازمی مقصد کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔ اس ضمن میں دیگر مرکزی بینکوں کی طرح اسٹیٹ بینک پالیسی ریٹ اور زری پالیسی کا انتظام کرنے کے لیے دیگر آلات استعمال کرتا ہے۔ معاشی اور مالی نظام کو شریعت سے ہم آہنگ طریقے پر مکمل طور پر ڈھالنے کی خاطر زری پالیسی کا آپریشن چلانے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ آلات کو ترقی دینے اور ان کے نفاذ کی ضرورت ہو گی۔ دیگر مرکزی بینکوں کی طرح اسٹیٹ بینک قیمتوں میں استحکام کا مقصد حاصل کرنے کے لیے معیشت میں مجموعی طلب کو متاثر کرنے کی خاطر قلیل مدتی پالیسی ریٹ کو استعمال کرتا ہے؛ اس شرح کا انتظام بازار زر کے سودوں اور شرح سود کوریڈور جیسے زری پالیسی کا انتظام چلانے کے مختلف آلات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ بینک پہلے ہی شریعت سے ہم آہنگ بازار زر کے سودوں کے ادخالات اور شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سہولت متعارف کرا چکا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ شریعت سے ہم آہنگ ایک ایسا میکانزم تیار کیا جائے جس کے ذریعے فاضل سیالیت کو جذب کرنے کے ساتھ ساتھ قیمتوں کی توقعات پر قابو پانے کے لیے موزوں پالیسی ریٹ دستیاب ہو۔ تاہم، موزوں طریقہ کار کو ترقی دینے اور اس کے نفاذ کے لیے دیگر امور کے علاوہ مارکیٹ کے شرکا میں مناسب استعداد کی موجودگی کے ساتھ ساتھ خاصے بڑے حجم کے حامل اسلامی شعبے اور شریعت سے ہم آہنگ تمسکات اور اثاثہ جات کی ضرورت ہو گی۔

- **حکومت کے موجودہ قرض کی شریعت سے ہم آہنگ تمسکات پر منتقلی**

حکومت اپنی بجٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے بینکوں کے قرضوں پر بھاری انحصار کر رہی ہے، اور آخر دسمبر 2022ء تک بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں حکومتی تمسکات کا حصہ تقریباً 48 فیصد بنتا ہے۔ اس سرمایہ کاری کا بڑا حصہ روایتی مارکیٹ ٹریژری بلز اور پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز پر مشتمل ہے، جو بینکوں کے پاس 16.8 ٹریلین روپے کے مجموعی حکومتی تمسکات کا 87.3 فیصد بنتا ہے، جبکہ صکوک کا حصہ صرف 12.7 فیصد ہے۔

گذشتہ تین برسوں (2020ء تا 2022ء) کے دوران حکومتی تمسکات میں 28.9 فیصد کی اوسط نمو ہوئی ہے۔ اس میں سے بیشتر نمو نئے روایتی حکومتی تمسکات کے اجرا کے ذریعے ہوئی ہے۔ اس پس منظر میں، ضروری ہو گا کہ حکومتی اثاثوں کا خاصا پول موجود ہو، جن کے ملکیت کے ٹائٹل واضح ہوں اور ان میں آمدنی پیدا کرنے کا امکان ہو تاکہ شریعت سے ہم آہنگ حکومتی تمسکات (پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز / ٹریژری بلز کے متبادل) کے اجرا میں مدد مل سکے۔ تاہم اہل اثاثوں کی قلت ملک کے سرکاری قرض کے موجودہ روایتی اسٹاک کی شریعت سے ہم آہنگ تمسکات میں منتقلی کے لیے دشواریاں پیدا کر سکتی ہے۔

- جہاں تک بیرونی قرض کا تعلق ہے تو آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور دیگر بین الاقوامی ایجنسیوں کو اسلامی مالیات کی اہمیت کا ادراک ہے اور انہوں نے اسے فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ تاہم، واضح رہے کہ پروجیکٹ فنانسنگ کے معاملے میں شریعت سے ہم آہنگ فنانسنگ زیادہ عملی ہے، تاہم ادائیگیوں کے توازن کے لیے قرضوں کے حصول کی خاطر شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات اور انتظامات کو ترقی دینے کے لیے خصوصی کوششیں درکار ہوں گی۔

- بیرونی کرنسی کے موجودہ قرضوں کی تبدیلی اور بین الاقوامی منڈیوں سے نئے قرضوں کے لیے وفاقی شرعی عدالت نے مناسب طور پر مختلف قسم کے صکوک کو اجاگر کیا ہے جنہیں حکومت بیرونی فنڈز حاصل کرنے کے لیے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں جاری کر سکتی ہے۔ تاہم، موجودہ معاشی دباؤ کے سبب ملک کی کریڈٹ ریٹنگ کی سطح پست ہے اور عالمی مالی حالات بھی

ناساز گار[94] ہیں۔ ان حالات کے موجودہ بیرونی قرض کی منتقلی یا نئے قرضوں کے حصول کے حوالے سے مضمرات ہو سکتے ہیں۔

- **سیالیت کا انتظام**

اسلامی بینکاری اور مالی اداروں کے لیے سیالیت کے انتظام کے تمسکات اور بازارِ زر کو ترقی دینے کے لیے دنیا بھر میں کوششیں کی گئی ہیں۔ تاہم سیالیت کے انتظام کے آلات کی محدود سطح اور ریاستی صکوک سمیت بلند معیار کے سیال اثاثوں کی قلت خصوصاً اسلامی بینکاری کی منڈیوں کو ترقی دینے میں ایک اہم مسئلہ ہے۔

پاکستان میں بازارِ زر نے اپنی رسائی اور شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی دستیابی کے حوالے سے بتدریج ایک طویل سفر طے کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ایسے آلات وضع کیے ہیں جن کے ذریعے روایتی اور اسلامی دونوں قسم کے بینکوں کی سیالیت کا انتظام کیا جا سکے۔ بینکاری کے شعبے کے آخری سہارا برائے قرض کے طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسلامی بینکوں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سہولت تشکیل دی ہے تا کہ وہ مرکزی بینک سے قرضوں کے حصول کے ذریعے اپنی سیالیت کی ضروریات کا انتظام کر سکیں، اگرچہ اضافی سیالیت کو اسٹیٹ بینک کے پاس ڈپازٹ کرانے کی سہولت وضع کرنے پر ابھی کام ہو رہا ہے۔

مزید برآں، غیر معمولی حالات میں اسلامی بینکوں کی معاونت کے لیے ایک ہنگامی سیالیت کی امدادی سہولت بھی وضع کی گئی ہے، جس سے وہ ایسے حالات میں استفادہ کر سکتے ہیں جب انہیں شدید قلت کا سامنا ہو۔ تاہم، بازارِ زر اور اس کے شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کو ابھی مزید ترقی دینے کی ضرورت ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ اس میں پختگی آئے گی۔ یہ پالیسی ترجیحات خصوصاً اس وقت اہمیت اختیار کر جاتی ہیں جب پورے اسلامی بینکاری کے شعبے کو شریعت سے ہم آہنگ طریقہ کار پر منتقل کر دیا جائے۔

- **قوانین، عدالتی نظام اور وراثتی معاہدے میں اصلاحات**

بینکاری کے کاروبار کے مختلف کاروباری اور کمرشل قوانین کے ساتھ روابط ہوتے ہیں۔ لہٰذا، وفاقی شرعی عدالت کی شق 161 میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ مختلف قسم کے 15 قوانین[95] ایسے ہیں جن میں ترامیم کی ضرورت ہے تا کہ انہیں 31 دسمبر 2022ء تک اسلامی احکامات کے دائرے میں لایا جا سکے۔ وفاقی شرعی عدالت نے بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء میں بھی بعض ترامیم کی تجویز دی ہے۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان میں رائج عام قانونی فریم ورک کے تحت کاروباری اور مالی لین دین کی بنیاد مختلف ذرائع پر استوار ہے جن میں کیسوں کے مختلف قوانین اور لازمی قوانین شامل ہیں۔ متعلقہ قوانین پر نظرِ ثانی اور ترامیم کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کو مربوط کوششیں کرنا ہوں گی۔

ج۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ میں مواقع

پاکستان میں مالی شعبے کی گہرائی اور رسائی محدود ہے۔ تاہم 2000ء کی دہائی کے آغاز سے اسلامی بینکاری کی صنعت کی نمو مضبوط رہی ہے، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ یہ ملک میں مالی گہرائی اور شمولیت کو بہتر بنانے میں خاصا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

محکمہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے اشتراک سے منعقد کردہ ایک حالیہ اسٹڈی کے مطابق مذہبی اعتقادات کا اسلامی بینکاری کی طلب میں حصہ 23 فیصد ہے اور اسلامی بینکاری کی مجموعی طلب کاروباری اداروں کی نسبت گھرانوں میں زیادہ ہے۔[96] اگرچہ اسلامی بینکاری میں مسلسل اضافہ درج کیا گیا ہے، تاہم اس کے اثاثوں اور جی ڈی پی کا تناسب ابھی تک تقریباً 8 فیصد ہے، جو کچھ دیگر ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے **(چارٹ 3.2.4)**۔

[94] پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ یہ ہیں: سی اے اے 3 (موڈیز)، سی سی سی + (فچ) اور سی سی سی + (ایس اینڈ پی)۔ رسائی کی تاریخ 10 اپریل 2023ء۔

[95] وفاقی شرعی عدالت کی جانب سے جن قوانین کی نشاندہی کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں:

1۔ سود ایکٹ، 1839 کو مکمل طور پر اسلامی احکامات سے متصادم قرار دیا گیا۔

2۔ حکومت کے سیکونگ بینکس ایکٹ 1873 کی سیکشن 10۔

3۔ قابل سودے بازی تمسکات ایکٹ 1881ء کی سیکشن 78، 80، 114، 117 (ج)۔

4۔ زمین کی تحویل کا ایکٹ 1984ء سیکشن 28، 32، 33، اور 34۔

5۔ کوڈ آف سول پروسیجر، 1908ء۔ سیکشن 2 (12)، 34، 34 اے، 34 بی، (3) 35 اور 144 (1): اور مختلف لازمی آرڈرز اور قواعد۔

6۔ پروویژن 59 (2)، دی کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925ء۔

7۔ رول 141 (h) کے ساتھ کوآپریٹر سوسائٹیز رولز، 1972ء کا ضمیمہ 1 تا 4۔

8۔ دی ویسٹ پاکستان منی لینڈرز آرڈیننس 1960ء۔

9۔ دی ویسٹ پاکستان منی لینڈرز آرڈیننس 1965ء۔

10۔ سندھ منی لینڈرز آرڈیننس 1960ء۔

11۔ این ڈبلیو ایف پی منی لینڈرز آرڈیننس 1960ء۔

12۔ زرعی ترقیاتی بینک رولز 1961ء کا رول 17۔

13۔ بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی سیکشن 25 (2) (اے)۔

14۔ بینکنگ کمپنیز رولز 1963ء کا رول نمبر 9۔

15۔ دی بینکس (نیشنلائزیشن) پے منٹ آف کمپین سیشن رولز 1974ء کا رول نمبر 9۔

[96] پاکستان میں اسلامی بینکاری کی معلومات، رویے اور طریقے، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

چارٹ 3.2.4: منتخب ممالک میں اسلامی بینکاری اثاثے اور جی ڈی پی (دوسری سہ ماہی 2022)

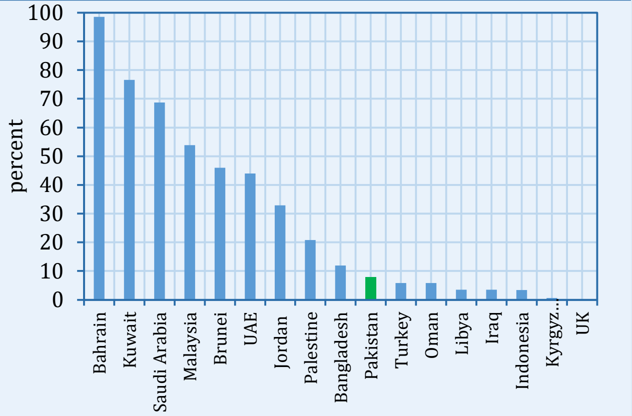

Data source: IFSB and Haver Analytics

گہرائی کی پست سطح کے تناظر میں گذشتہ دو دہائیوں کے دوران اسلامی بینکاری کی صنعت میں غیر معمولی نمو سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اس میں نمو کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ مزید برآں، زراعت، ایس ایم ای، مکانات اور مائیکروفنانس شعبوں میں قرضوں کے لیے وسیع امکانات موجود ہیں۔ مذکورہ شعبوں میں پرکشش منافع، پیداواریت اور روزگار پیدا کرنے کے شاندار مواقع موجود ہیں بشرطیکہ ضروری قرضے دستیاب ہوں۔ کئی وجوہات کی بناپر ان شعبوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے جن میں ایک اہم سبب مالکان اور آجرین کی مذہبی ترجیحات ہیں۔

موزوں کاروباری حکمت عملیوں اور توجہ کے ذریعے اسلامی بینک مالی خدمات سے محروم طبقات کے امکانات بھی دریافت کر سکتے ہیں اور اپنے سرمایہ کاروں کے ساتھ ساتھ معاشرے کے لیے ان انتہائی اہم طبقات کی مالی ضروریات کو پوری کر کے قدر بھی تخلیق کر سکتے ہیں۔ لہٰذا، اسلامی بینکاری پر منتقل ہونے کے دشوار کام کے ساتھ نہ صرف کئی چیلنجز ہیں بلکہ اس میں کئی مواقع بھی موجود ہیں۔

اسلامی بینکاری کے مکمل امکانات کو دریافت کرنے کے لیے باصلاحیت انتظامی صلاحیتوں اور تربیت یافتہ انسانی وسائل کلیدی حیثیت کے حامل ہوں گے۔ علاوہ ازیں، جدت پسندی اور ٹیکنالوجی کا مؤثر استعمال آبادی کے تمام طبقات تک رسائی اور ان کی مالی خدمات کی ضروریات باسہولت اور جاذب لاگت مصنوعات کے ذریعے پوری کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

مزید برآں، مالی شمولیت کو وسعت دینے، متوازن معاشی نمو اور مارکیٹ کے فریقوں کے لیے نمو کے ساتھ اسلامی بینکاری بھی قیمتوں اور مالی استحکام کے اہم پالیسی مقاصد میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔ اسلامی بینکاری کاروبار کی بنیادی نوعیت، جو اخلاقی کاروباری سرگرمیوں اور حقیقی اثاثوں پر مبنی ہے، اسے مالی کمزوریوں اور قیمتوں کے بلبلوں[97] کے مقابلے میں زیادہ متاثر نہیں کر سکتی۔

اسلامی بینکاری کے علم اور مہارت، مارکیٹ میں موجودگی اور ضوابطی اور نگرانی کے رہنما اصولوں اور فریم ورکس کے تناظر میں اسلامی بینکاری کا موجودہ منظر نامہ بظاہر ایک پختہ مرحلے میں ہے۔ موجودہ سازگار ماحول میں روایتی بینکوں کے پاس اس بات کے وسیع مواقع موجود ہیں کہ وہ اسلامی بینکاری کے وسیع امکانات کو دریافت کر سکیں۔

چارٹ 3.2.5 : وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ میں درپیش چیلنجز

Implementation of Monetary policy and public policy objective of price stability

Conversion of existing government debt to Shariah-compliant instruments

Liquidity Management

Reformation of laws, judicial system and legacy contracts

Source: SBP

[97] تجرباتی لٹریچر میں تحریر کیا گیا ہے کہ اسلامی بینک عام طور پر روایتی بینکوں کے مقابلے میں مالی لحاظ سے مضبوط ہوتے ہیں۔ ماخذ: چیہک، مارٹن اور چیہک، مارٹن اور ہیسے، ہیکو (2008ء)۔ اسلامی بینک اور مالی استحکام: ایک تجرباتی تجزیہ؛ آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر 16/08۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے: https://www.imf.org/external/pubs/ft/wp/2008/wp0816.pdf.

د۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ کی حکمت عملی

گذشتہ دو دہائیوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے سازگار قانونی اور ضوابطی فریم ورک کی فراہمی کے ساتھ ضروری مارکیٹ انفراسٹرکچر بھی فراہم کیا ہے، جس سے اسلامی بینکاری کے حصے کو بڑھا کر شعبۂ بینکاری کے تقریباً بیس فیصد تک لانے میں مدد ملی ہے۔ مذکورہ انتظامات اور اسلامی بینکاری کی بنیاد میں توسیع میں حاصل شدہ تجربے سے اسلامی بینکاری کی نمو کو سہولت ملتی رہے گی، تاہم نظام الاوقات پر مبنی ایک مکمل تبدیلی کے لیے مختلف فریقوں کی جانب سے مربوط اور پائیدار کوششوں کی ضرورت ہو گی۔ اس تناظر میں اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں کے ساتھ ایک مشاورتی عمل شروع کر رکھا ہے جس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں اسلامی بینکاری کو تیز رفتار بنیادوں پر اختیار کیا جائے۔

حکومت نے ملک میں اسلامی بینکاری اور مالیات کو فروغ دینے کے لیے مستحکم عزم کا اظہار کیا ہے اور اس ضمن میں وفاقی وزیر خزانہ و محصولات کی سرپرستی میں اعلیٰ سطح کی ایک اسٹیئرنگ کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کا مقصد سود پر وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے نفاذ کی حکمت عملی میں رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ کمیٹی کے چیئرمین گورنر اسٹیٹ بینک ہیں اور اس میں وزارت خزانہ، اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (آئی سی اے پی)، شریعہ اسکالرز، بینکار، قانونی ماہرین اور کاروباری برادری کے نمائندے شامل ہیں۔

اسلامی بینکاری کو روایتی بینکاری میں ڈھالنے کے پروسیس کو آگے بڑھانے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے روایتی بینکاری کو اسلامی بینکاری میں ڈھالنے کے لیے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی اسٹیٹ بینک کے سینئر حکام اور کچھ کمرشل بینکوں کے صدور / سی ای اوز پر مشتمل ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے متنوع شعبوں میں مختلف ورکنگ گروپس تشکیل دیے ہیں جیسے اصلاحات، ضوابطی اور نگرانی کی اصلاحات، آگاہی پیدا کرنا اور صلاحیت سازی، بینکوں کی منتقلی کے منصوبے کا جائزہ لینا، بین الاقوامی معیارات کو تیزی سے اختیار کرنا اور حکومت اور دیگر فریقوں کے ساتھ اشتراک شامل ہیں۔ یہ ورکنگ گروپس اپنے متعلقہ شعبوں میں پالیسی اور آپریشنل تجاویز دیں گے تاکہ روایتی بینکاری نظام کو شریعت سے ہم آہنگ بینکاری میں ڈھالنے پر عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ ان ورکنگ گروپس میں تمام متعلقہ فریق شامل ہیں جیسے اسٹیٹ بینک آف پاکستان، بینکاری صنعت، شریعہ اسکالرز وغیرہ۔

اسٹیئرنگ کمیٹی کی رہنمائی اور متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے اسٹیٹ بینک روایتی بینکاری نظام کو اسلامی بینکاری پر منتقل کرنے کے لیے تبدیلی کے منصوبے کو ترقی دینے پر کام کر رہا ہے۔ مزید برآں، وزارت خزانہ، اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، اسلامی بینکاری صنعت کے نمائندے اور اسلامی مالیات کی تعلیم میں سینٹرز آف ایکسی لینس حکومت کی جانب سے مختلف میعادوں کے اثاثہ لائٹ صکوک ساختوں کو جاری کرنے کے لیے مختلف قسم کے زیریں اثاثوں کو استعمال کرنے کے امکانات پر تحقیق اور اس کی تجاویز دے رہے ہیں، تاکہ سرکاری قرضوں کو شریعت سے ہم آہنگ طریقوں پر منتقل کر کے اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مارکیٹ میں صکوک باقاعدگی سے دستیاب رہیں۔[98]

منتقلی کے کام کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بھی مقاصد کی بہتر ترجیحات کے تعین اور زیادہ فوکس کے لیے اپنے ادارہ جاتی بندوبست میں بھی تبدیلیاں متعارف کرائی ہیں۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک میں ایک اسلامی فنانس گروپ قائم کیا گیا ہے جو دو شعبوں پر مشتمل ہے: شعبہ اسلامی مالیات پالیسی اور اور شعبہ اسلامی مالیات کی ترقی۔ شعبہ اسلامی مالیاتی پالیسی خصوصی طور پر روایتی بینکاری نظام کو اسلامی بینکاری میں ڈھالنے کے لیے پالیسی کی تشکیل پر کام کرے گا اور اس کے بروقت نفاذ کو یقینی بنائے گا، جبکہ شعبۂ اسلامی مالیات کی ترقی، آگاہی پیدا کرنے اور صلاحیت سازی کے اقدامات، مارکیٹ پر تحقیق اور بین الاقوامی اشتراک کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرے گا۔ اسٹیٹ بینک کی ادارہ جاتی استعداد کو مزید بڑھانے اور مختلف فریقوں کی مربوط کوششوں کے ذریعے توقع ہے کہ سود سے پاک مالی نظام اور معیشت پر منتقلی کی مہم میں آگے چل کر تیزی آئے گی اور امید ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کی جانب سے دیے گئے نظام الاوقات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

---

[98] صکوک مارکیٹ اسلامی بینکوں کے مالی استحکام کو مثبت انداز میں متاثر کرتی ہے۔ ماخذ: لیڈ ہم محمد ایوب (2022ء)۔ اسلامی بینکوں کا مالی استحکام اور صکوک مارکیٹ کی ترقی: کیا اثرات ہم آہنگی پر مبنی یا مسابقتی ہیں؟ بورسا استنبول جائزہ، والیم 22، سپلیمنٹ 1، 2022ء۔